تاریخ اسلام کی گم نام شخصیت

(فرزند حضرت علی المرتضیٰ کرم اللّٰہ وجہہ الکریم)

حضرت عمر الاطراف رضی اللّٰہ عنہ

احمد رضا مغل

(متخصص فی الحدیث)

آج ہمارا موضوع تاریخ اسلام کی اہم ترین شخصیت، خانوادہ نبوت میں سے ایک، حضرت عمر الاطراف بن علی المرتضٰی رضی اللّٰہ عنہ ہیں، جناب عمر بن علی رضی اللّٰہ عنہما کا شمار تابعین میں کیا جاتا ہے، آپ نہایت صالح، متقی اور عبادت گزار ہونے کے ساتھ ساتھ صاحب علم و فضل اور ذی وجاہت شخص تھے۔

آپ ان تمام علمی و روحانی اوصاف سے مزین تھے جو اہل بیت کا طرہ امتیاز ہے۔ تفصیلی تعارف درج ذیل ہے:

ضروری وضاحت:

فتاوی فیض الرسول میں ہے حضرت مولی علی رضی اللہ تعالی عنہ کی حضرت خاتون جنت رضی اللہ تعالی عنھا کے علاوہ آٹھ بیویاں اور تھیں اور حضرت خاتون جنت رضی اللہ تعالی عنھا کے بعد یکے بعد دیگرے آپ کے نکاح میں آئیں اور حضرت خاتون جنت رضی اللّٰہ عنہا سمیت آپ کی نو (9) بیویوں سے پندرہ (15) صاحبزادگان اور اٹھارہ (18) صاحبزادیاں پیدا ہوئیں رضی اللہ تعالی عنھم۔

آپ کے صاحبزادگان، صاحبزادیوں اور بیویوں کے اسمائے مبارکہ حسبِ ذیل ہیں:

صاحبزادگان: حسن، حسین، محسن، محمد اکبر (المعروف محمد بن حنفیہؒ)، عبد اللہ، ابو بکر، عباس اکبر، عثمان، جعفر، عبد اللہ اکبر، محمد اصغر، یحییٰ، عون، عمر اکبر (عمر الاطراف)، محمد اوسط رضی اللہ تعالی عنہم۔

صاحبزادیاں: ام کلثوم، زینب الکبری، رقیہ، ام الحسن، رملۃ الکبری، ام ہانی، میمونہ، رملۃ الصغری، ام کلثوم صغری، فاطمہ، امامہ، خدیجہ، ام الخیر، ام سلمہ، ام جعفر، جمانہ، تقیہ رضی اللہ تعالی عنہن۔

بیویاں: سیدہ فاطمہ، خولہ، لیلہ، ام البنین، ام ولد، اسماء، ام حبیب، امامہ، ام سعد رضی اللہ تعالی عنہن۔
(فتاوی فیض الرسول، ج 2، ص 571)

نام:

آپ کا نام مبارک "عمر'' تھا۔ امام ابن سعد نے "طبقات الکبری" میں آپ کا نام عمر الاکبر لکھا ہے۔ (**طبقات** ،ج 5، ص 118 ،**رقم الترجمة** 1968)

وضاحت:

بعض سیرت نگاروں نے آپ کا نام "عمرو" بھی ذکر کیا اس سے مراد عمر ہی ہے کہ وہاں خطاط کی غلطی ہے مگر شیعہ محقق علی بن ابو غنائم عمری اس بات پر قائم ہے کہ یہ عمر نہیں عمرو ہی ہے حالانکہ تمام متون حدیث کی کتب کی سند میں عمر نام ہی مذکور ہوا ہے اور حضرت علی المرتضٰی کرم اللہ وجہہ الکریم کے شہزادگان میں کوئی عمرو نامی بیٹے کا تذکرہ بھی نہیں ملتا۔ واللہ اعلم

"عمر" نام رکھنے کی وجہ:

حضرت علی المرتضٰی کرم اللہ وجہہ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللّٰہ عنہ کی وجہ سے آپ کا نام "عمر" رکھا۔ (**تهذيب الكمال** ج 7، ص 108، **رقم الترجمة** 4993)

امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب "سیر اعلام النبلاء" میں رقمطراز ہیں: **فعمر سماه اسمه**۔

یعنی آپ نام عمر تو وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللّٰہ عنہ کے نام پر رکھا گیا۔ (سیر اعلام النبلاء، ج 4، ص 134، رقم الترجمۃ 41)

بلاذری نے "انساب الاشراف" میں حضرت علی المرتضٰی کرم اللہ وجہہ الکریم کی اولاد کے ذیل میں بیان کیا ہے حضرت عمر بن خطاب رضی اللّٰہ عنہ نے عمر بن علی المرتضی (رضی اللّٰہ عنہ) کو اپنے نام سے موسوم کیا اور ان کو ایک غلام ہبہ کیا تھا جس کا نام مورق تھا۔ (انساب الاشراف، ج 2، ص 12)

ولادت:

امام ذہبی رحمۃاللہ علیہ اپنی سیر میں آپ کے ترجمہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں: مولدہ فی ایام عمر۔ یعنی آپ کی ولادت حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خلافت میں ہوئی۔ (سیر اعلام النبلاء ، ج 4 ، ص 134 ، رقم الترجمة 41)

کنیت:

آپ کی تین (3) کنیتیں ملتی ہیں:

(1) ابو القاسم (2) ابو حفص (3) ابو عبداللہ

القاب:

کتب تاریخ و طبقات میں آپ کے نام کے ساتھ "الاکبر" اور "الاطراف" آیا ہے۔

الاکبر کہنے کی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ ابن الطقطقی نے حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کے ایک اور بیٹے کا تذکرہ کیا ہے جس کا نام "عمر الاصغر" لکھا ہے (الاصیلی ، ص 57) ممکن ہو ان دونوں میں تمییز کے لیے ان کے نام کے ساتھ الاکبر لکھا جاتا ہوں الاطراف کہنے کی وجہ یہ بتائی گئی ہے کہ حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کے بیٹے عمر الاشرف آپ کے ہم عصر تھے تو تفریق کے لیے یہاں الاطراف اور وہاں الاشرف لکھا گیا واللہ اعلم

والدہ:

آپ کی والدہ کا نام ام حبیب صہبار تغلبیہ ہے۔ حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کا پانچ بیٹوں سے سلسلہ نسل جاری رہا اور وہ پانچ یہ ہیں:

(1) حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ (2) حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ (3) حضرت محمد بن حنفیہّ رضی اللہ عنہ (4) حضرت عباس علمدار رضی اللہ عنہ (5) حضرت عمر الاطراف رضی اللہ عنہ (البداية والنهاية ج 11 ص 25 تا 27)

ابن قتیبہ الدینوری رحمۃاللہ علیہ تحریر کرتے ہیں: عمر اور رقیہ ان دونوں کی ماں تغلبیہ ہیں۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے فتنہ ارتداد کے وقت انہیں قیدی بنایا تھااور حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے ان کو خرید لیا تھا۔ (المعارف ، ص 210)

شادی واولاد:

امام سمعانی اپنی کتاب "الانساب" میں رقمطراز ہیں:

آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت عقیل بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی بیٹی حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے شادی کی۔ (القضاء والقدر، ج 9، ص 300، رقم الترجمة 470)

اولاد امجاد:

تمام کتب تاریخ میں آپ کے تین بیٹوں کا تذکرہ ملتا ہے

(1) محمد (2) عبید اللہ (3) علی رحم اللہ علیہم

مشائخ کرام:

آپ کے مشائخ میں حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کا تذکرہ ملتا ہے۔ (تقریب التهذيب ، ص 457 ،رقم الترجمة 4951)

مگر طرق روایات میں ان حضرات کا تذکرہ ملتا ہے:

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ، حضرت جعدۃ بن ہبیرۃ رضی اللہ عنہ، حضرت ابو رافع (مولی عن رسول اللہ صلی للہ علیہ وسلم) رضی اللہ عنہ، امام عالی مقام حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ

تلامذہ:

شاگردوں میں آپ کے بیٹے محمد، عبید اللہ اور علی جبکہ دیگر میں ابو زرعہ بن جابر شامل ہیں (رحم اللہ علیہم)

(تهذیب الکمال ج 7، ص 108، رقم الترجمة 4993)

مرویات:

آپ کی مرویات مختلف کتب میں مذکور ہیں ہم نے چند ایک کتب سے آپ کی مرویات شمار کی ہیں جن کی تعداد 43 بنتی ہے، ان کے علاوہ بھی کئی ثقہ محدثین نے آپ کی روایات کو اپنی کتاب میں جگہ دی ہے۔

*تاریخ دمشق میں حافظ ابن عساکر نے 7 مرویات نقل کی ہیں

*کنز العمال میں شیخ متقی الھندی نے 2 مرویات نقل کی ہیں

*مسند الامام احمد بن حنبل میں 2 مرویات نقل ہیں

*مستدرک علی الصحیحین میں امام حاکم نے 5 مرویات نقل کی ہیں

*مصنف ابن ابی شیبہ میں امام ابن ابی شیبہ رحمۃ اللہ علیہ نے 2 نقل کی ہیں

*مسند ابی یعلی الموصلی میں امام یعلی الموصلی نے 1 نقل کی ہے

*الکامل میں امام ابن عدی نے 1 نقل کی ہے

*امام ابو نعیم اصفہانی نے تاریخ اصفبھان میں 1 جبکہ معرفۃ الصحابۃ میں 3 نقل کی ہیں

*جامع ترمذی میں میں امام ترمذی نے 1 نقل کی ہے

*حافظ ابن کثیر نے البدایہ والنہایہ میں 3 نقل کی ہے

*امام دار قطنی نے بھی 1 نقل کی ہے

*امام ابن حجر عسقلانی نے الاصابہ اور فتح الباری میں 1، 1 نقل کی ہے

*امام طبرانی نے معجم الاوسط میں 2 جبکہ معجم الکبیر میں 1 نقل کی ہے

*امام بیہقی نے القراءۃ خلف الامام، سنن الکبریٰ اور دلائل النبوۃ میں 1، 1 نقل کی ہے

*امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے الآلی المصنوعۃ میں 1 نقل کی ہے

*امام ابن الجوزی نے الموضوعات میں 1 نقل کی ہے

*امام زیلعی نے نصب الرایۃ میں 1 نقل کی ہے

*امام نجم الدین النسفی نے القند فی علماء سمرقند میں 1 نقل کی ہے

*امام ابن ماجہ نے سنن ابن ماجۃ میں 1 نقل کی ہے

محدثین کے نزدیک آپ کا مقام:

1-امام سمعانی رحمۃ اللہ علیہ:

وكان ذا لسان و فصاحة وجود و سخاء و عفة وصاحب دليل و حجة (الانساب، ج 59، ص 9، رقم الترجمة 1405)

2-حافظ ابن عساکر رحمۃ اللہ علیہ:

تابعي ثقة (تاريخ دمشق، ج 45، ص 307)

3-امام عجلی رحمۃ اللہ علیہ:

تابعي ثقة (معرفة الثقات ج 2 ص 170 رقم الترجمة 1359)

4-امام ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ:

ثقة من الثالثة (تقريب التهذيب، ص 457، رقم الترجمة 4951)

5-امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ:

وقال البرقاني : قلت للدارقطنی الحسين بن زيد بن علي بن الحسين عن عبدالله بن محمد بن عمر بن علی عن ابيه عن جده عن علي ، فقال كلهم ثقات۔ (موسوعة اقوال الدارقطني ، ج 24 ، ص 379 ، حرف العين)

6-امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ :

امام ابن حبان نے اپنی ثقات میں آپ کا ذکر کیا ہے

7- قال الحافظ المزی رحمۃ اللہ علیہ

ھو تابعی ، ثقة ، روی له ابو داود ، الترمذی ، وابن ماجة (تاریخ الطبری ، ج 2، ص 253)

وفات:

آپ کی وفات میں بہت اختلاف ہے، بعض کہتے ہیں کہ مختار ثقفی نے آپ کو شہید کیا، بعض کہتے آپ امام عالی مقام حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے اور طائف کے مقام پر آپ کو شہید کیا گیا، بعض کہتے ہیں آپ کربلا میں امام عالی مقام رضی اللہ عنہ کے ساتھ ابو بکر بن علی المرتضی رضی اللہ عنہ کے بعد اور عثمان بن علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ سے پہلے شہید ہوئے۔ ان جیسے کثیر اقوال موجود ہے اور ایک قول یہ بھی ہے کہ آپ کی وفات 58 سال کی عمر میں ینبع کے مقام پر مدینۃ المنورہ میں ہوئی (تمام مؤرخین کا عمر (58 سال) میں کوئی اختلاف نہیں) (تاریخ طبري ، ج 5 ، ص 154)

ازقلم:

احمدرضامغل

(متخصص فی الحدیث)

بتاریخ:

25فروری 25 بمطابق 26 شعبان المعظم 1446 بروز منگل